123358-سیاحتی سفر پر اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے کر جاتا اور اس کے سفر پر طلاق کو معلق کر دیا! احکام اور نصیحتیں

سوال

میرے خاوند نے میرے ملک سے باہر سفر پر جانے سے تین طلاق کو معلق کر دیا ہے کہ اگر سفر پر گئی تو تجھے طلاق اور اس کی نیت طلاق کی ہے، وہ خود ہر سال اپنے دوست واحباب کے ساتھ سیاحتی سفر پر جاتا اور کہتا ہے کہ وہاں بہت فتنہ وفساد ہے، اور میں ایک غیرت مند آدمی ہوں، اور میں مرد ہوں اس لیے وہاں جانے میں کوئی مانع نہیں، حالانکہ وہ طبعی جگھوں پر جاتا ہے لیکن مجھے اور بچوں کو سیر و تفریح پر لے جانے سے انکار کرتا ہے، حتی کہ یہاں سعودیہ میں بھی نہیں لے کر جاتا.

بلکہ جواب یہ دیتا ہے میں تمہیں اختلاط والی جگھوں پر نہیں لے جانا چاہتا، میں تو اس سے بحث کر کے تھک گئی ہوں وہ کہتا ہے میں ہر برس ایک ماہ کے لیے سیر و تفریح پر جاتا ہوں کیا یہ جائز ہے کہ مجھ پر اللہ کی جانب سے حلال کردہ سیاحت کو حرام کر دیا جائے، وہ جب چاہتا ہے چلا جاتا ہے.

حالانکہ وہ نماز کا بھی پابند ہے، اور ہمارے پاس ڈش بھی نہیں اور نہ ہی وہ گانے سنتا ہے، کیا اسے حق حاصل ہے کہ وہ مجھے میری مرضی کے بغیر میرے میکے چھوڑ کر چلا جائے ؟

مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ کیا کروں ؟

اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھ اور اس سے غفلت کو دور کرے.

پسندیدہ جواب

اول :

ہم سوال نمبر (

111934

) اور (

133342

) کے جوابات میں کفریہ اور فسق وفجور والے ممالک میں سیر وسیاحت پر جانے کا حکم
بیان کر چکے ہیں کہ یہ حرام ہے، اس لیے برائے مہربانی آپ ان جوابات کا مطالعہ کریں.

اور مرد و عورت کے مابین اس حکم میں کوئی فرق نہیں اور پھر آپ کے
خاوند کا آپ کے بغیر جانے کا یہ معنی نہیں کہ وہ آپ کو فتنے سے بچا ئیگا، بلکہ کسی
شخص کا بغیر بیوی کے جانا ہی اسے فتنہ میں ڈالنے کا باعث ہے، کیونکہ اگر اس نے ان

ممالک میں فتنہ وفساداور عریانی دیکھی اور شہوت بھڑک اٹھی تواس کی بیوی تواس کی
شہوت کی آگ ٹھنڈی کریگی.

اس لیے آپ کا خاوند جواعتقاد رکھتا ہے کہ آپ کوان ممالک میں نہ
لے جانا افضل ہے اس کی یہ سوچ غلط ہے، بہر حال حکم عام ہے، اور حکم مردو عورت سب
کوشامل ہے، اس لیے آپ کے خاوند کے لیے اس طرح کے ملکوں میں جانا جائز نہیں، اور آپ
کے لیے اپنے اور اولاد کے لیے بھی اس سے یہ مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ یہ
حرام ہے، اور پھر فتنہ وفساد اور برائی دیکھنے کا باعث بنتا ہے.

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیکہ وہ آپ کے ساتھ جانے کی رغبت
اور سیر وسیاحت کواگر جمع کرنا چاہتا ہے تووہ سعودی عرب میں ہی کوئی سیاحتی جگہ
کاانتخاب کرکے وہاں چلاجائے جودینی التزام کرنے والے خاندانوں کے شایان شان ہے
اورجہاں وہ برائیاں نہیں جودوسرے ممالک میں پائی جاتی ہیں اوراس کے لیے بیوی کو
تصویری بھی نہیں بنانا پڑتی یااس میں بیوی کواجنبی بھی نہیں دیکھتے کیونکہ جب
دوسرے ملک جانا ہوتواجنبی مرد عورت کودیکھتے ہیں.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اسی طرح میں طالب علموں کے ذمہ داران کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ
اپنے بیٹوں کی خاص حفاظت کریں، اور باہر کے ملک جانے کا مطالبہ تسلیم نہ کریں؛
کیونکہ اس میں ان کے دین اوراخلاق اوران کے ملک بہت سارا نقصان اور ضرر ہوتا ہے
جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں الحمدللہ ہمارے ملک میں ہر قسم کی تعلیم پائی جاتی
ہے جوباہر جانے سے مستغنی کردیتی ہے.

اورالحمدللہ ہمارے ملک میں سیر وتفریح کی بہت ساری جگہیں ہیں اور
دوسروں سے مستغنی کردیتی ہیں، جس سے مطلب بھی پورا ہوجاتا ہے اور پھر ہمارے
نوجوان خطرے سے بھی محفوظ رہتے ہیں، اورانہیں کسی خطرناک انجام اور تھکاوٹ سے بھی
دوچار نہیں ہونا پڑتا، اوران مشکلات سے بھی محفوظ رہتے ہیں جودوسرے ملک جانے میں
پیدا ہوتی ہیں.

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (
194/4
).

اوریہاں ایک اور معاملہ بھی ہے وہ یہ کہ : یہ چھٹیاں زمینی راستے سے گاؤں اور مختلف بستیوں سے ہوتے ہوئے اپنے رشتہ داروں سے ملاقات میں صرف کی جائیں تو اس سے سیر و تفریح بھی ہوگی اور صلہ رحمی کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا اور دوست و احباب سے ملاقات بھی.

اور ہم اس سب سے بھی بہت بڑی نصیحت آپ کو یہ کرنا چاہتے تھے کہ آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ عمرہ پر چلے جائیں، لیکن ہم نے آپ کا تعارف پڑھا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ ہم مکہ مکرمہ کے رہائشی ہیں جس کی بنا پر ہم نے اس نصیحت کو چھوڑ دیا، امید ہے یہ آپ کے علاوہ دوسروں کے لیے نصیحت ہوگی جو مباح سیر و سیاحت کرنا چاہتے ہیں اور اجر و ثواب بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اپنے رب کی ناراضگی سے دور رہنے کی کوشش میں ہوں.

ہم خاوند اور بیوی سے امید کرتے ہیں کہ وہ سوال نمبر (
87846
) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں گے، کیونکہ اس میں سیر و سیاحت کے وسیع مفہوم کی تفصیل اور اس کی اقسام اور احکام بیان کیے گئے ہیں.

اور ہم اپنی سوال کرنے والی بہن کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر خاوند ہماری نصیحت قبول نہیں کرتا اور وہ باہر جانے پر مصر رہتا ہے تو یہ چیز آپ کے لیے اس کے ساتھ جانے کے مطالبہ کو مباح نہیں کریگی؛ کیونکہ خاوند کی معصیت و نافرمان بیوی کے لیے عذر نہیں بن سکتی کہ وہ بھی اسی معصیت کا ارتکاب کرنا شروع کر دے، یہ مسئلہ کوئی قرض یا قصاص والا نہیں کہ اس کا مطالبہ کیا جائے، بلکہ یہ تو اللہ جل جلالہ کی حرمت اور اس کے دین و شریعت کا مسئلہ ہے، اگر خاوند آپ کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرتا ہے تو آپ بھی اس کے ساتھ اچھائی و بھلائی کریں، اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو پھر آپ اس برائی سے اجتناب کریں، اور یہ مت بھولیں کہ آپ کے خاوند نے آپ کے ملک سے باہر جانے پر طلاق معلق کر رکھی ہے، امید ہے کہ یہ چیز آپ کے لیے اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جانے پر اصرار کرنے سے باز رکھنے کا باعث بنے، اور صرف سعودیہ میں ہی سیر و سیاحت پر کفائت ہو؛ کہ کہیں طلاق ہی واقع نہ ہو جائے.

اور یہ ایک اور خرابی ہے جو پہلی خرابیوں کی فہرست میں زیادہ کی جا سکتی ہے جو ملک سے باہر جانے میں پیدا ہونگی.

دوم :

آپ کے سفر کرنے پر طلاق معلق کرنے کے بارہ میں عرض یہ ہے کہ اگر آپ نے ملک سے باہر سفر کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی جیسا کہ آپ کے خاوند نے بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا؛ کیونکہ آپ کے خاوند نے طلاق کی نیت کر رکھی ہے جیسا کہ آپ بیان کر رہی ہیں.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (

104614

) اور (

39941

) اور (

82400

) کے جوابات کا مطالعہ کریں، اور ایک ہی وقت میں تین طلاق سے ایک طلاع واقع ہوگی،
اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (

96194

) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اگر وہ اپنی رائے تبدیل کر کے آپ کو سفر کی اجازت دے دے تو پھر بھی
اس کی استطاعت میں اس معلق طلاق سے رجوع کرنا ممکن نہیں، اس کے لیے آپ مستقل فتاوی کمیٹی کا فتوی پڑھنے کے لیے سوال نمبر (

43481

) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ

اعلم.